عفت وعصمت

از: مولوی ذو ہیب یونس
متعلّم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

جاہلیت میں عورت کی حیثیت:

اسلام سے پہلے عورت کو معاشرے میں جو حیثیت دی جاتی تھی اور جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا وہ کسی سے مخفی نہیں اور نہ ہی تعریف کا محتاج ہے، یہ طبقہ ان طبقات میں سے تھا جو انتہائی مظلوم اور ستم رسیدہ تھا انکو ظلم وستم سے نجات دلانے کی کوئی سعی نہ کی جاتی تھی۔

قرآن کریم میں ہے:

"وَلَاتُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنَا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا" (النور:۳۳)

ترجمہ: اوراپنی (مملوکہ) لونڈیوں کو زنا کرانے پر مجبور مت کرو (اور بالخصوص) جب وہ پاک دامن رہنا چاہیں محض اس لیے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ (یعنی مال) تم کو حاصل ہوجائے (بیان القرآن)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عورت کی حیثیت ان کی نظروں میں کیا تھی اور کیسے افعال پراس کو مجبور کیا جاتا تھا، صحیح بخاری کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جاہلیت کی عورتیں رہن بھی رکھی جاتی تھیں جیسا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں کعب بن اشرف کے پاس گیا اور غلہ قرض دینے کی درخواست کی تو اس نے کہا:

ارهنو نی نسائکم، قالوا کیف نرهنك نساء ناو أنت أجمل العرب.(۱)

ترجمہ: یعنی اپنی عورتوں کو میرے پاس رہن رکھ دو، انہوں نے کہا ہم اپنی عورتوں کو آپ کے پاس کس طرح رھن رکھ سکتے ہیں، آپ تو عرب کے حسین ترین آدمی ہیں.

اس واقعہ سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عورت کتنی مظلوم تھی اور اس کی عصمت کس قدر

پامال کی جاتی تھی۔(۲)

اسلام میں عورت کا مقام:

ان ہی ظلم آفریں اور ظلم زدہ گھٹاؤں میں جب اسلام کا آفتاب طلوع ہوا تو عورتوں کو ان کے حقوق دیئے گئے، افراط وتفریط ختم ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ظلم سے نکالنے کی خصوصی جدوجہد فرمائی، حجۃ الوداع کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری خطاب فرمایا اس وقت بھی اس طرف خاص توجہ دلائی بلکہ اخیر وقت تک اس سلسلے میں فکرمند رہے اس لیے یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے سماج میں عورت کو عزت واحترام کا مقام دیا ہے۔ اسکو خاندان کی ملکہ بنایا، اس کی مستقل شخصیت کو تسلیم کیا اور انسانی حقوق میں مرد کے برابر درجہ دیا(۳) اور پہلا قرآنی مشورہ نسوانی حقوق کے سلسلے میں جس کا اعلان کیا گیا وہ یہ تھا:

يَأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَّنِسَاءً.(النساء:۱)

ترجمہ: اے لوگو: اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑ پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں.(بیان القرآن)

اسلام میں عفت کا تصور:

اللہ پاک کے احسانات میں سے ایک عظیم احسان یہ ہے کہ شہوت کے استعمال کا جائز طریقہ نکاح بتایا تاکہ اس کے ذریعہ شہوت کی آگ کو ٹھنڈا کیا جا سکے، اس کے شعلوں کو بجھایا جا سکے، بلاشبہ نکاح سے ہی انسان شہوت کو جائز طریقے سے پورا کرسکتا ہے اور عفت جیسی صفت سے متصف ہوسکتا ہے اسی عفت کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے ان الفاظ کو قرآن میں محفوظ کردیا جن الفاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت لیتے تھے کہ وہ بدکاری نہ کریں گی چنانچہ فرمایا:

”وَلَایَزْنِینَ وَلَایَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَایَأْتِینَ بِبُهْتَانٍ“(ممتحنه:۱۲)

ترجمہ: اور نہ بدکاری کریں گے اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان کی (اولاد) لاویں گی۔(بیان القرآن)

اسی طرح حضور علیہ السلام نے بھی احادیث طیبہ میں عفت وعصمت سے متعلق اسلام کے نقطہ نظر کو بیان فرمایا اور بدکاری کے نقصانات سے امت کو آگاہ فرمایا اور کثرتِ اموات کا سبب زنا کو بتایا چنانچہ ایک لمبی حدیث میں منجملہ اور باتوں کے یہ بھی فرمایا:

”ولافشا الزنا فی قوم قط الا کثرفیھم الموت“(۴)

ترجمہ:یعنی کسی قوم میں زنا کے عام ہونے کی وجہ سے موت کی ہی کثرت ہوجاتی ہے.

اسی طرح برائی کے پھیلنے کو طاعون اور مختلف بیماریوں کا باعث بتلایا چناچہ سنن ابن ماجہ میں ہے:

”لم تظھر الفاحشۃ فی قوم قط حتی یعلنوا بھا الافشا فیھم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافھم الذین مضوا“(۵)

ترجمہ:یعنی جس قوم میں زنا کاری پھیل جاتی ہے اور بلا روک ٹوک ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالی ان لوگوں کو طاعون کی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے دکھ درد میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے ان کے اسلاف نا آشنا تھے۔

اسی بدکاری کو روکنے کے لیے شریعت مطہرہ نے حدود بھی مقرر فرمادیں اور ساتھ میں بدکاری کرنے والے کے بارے میں شفقت ومہربانی نہ کرنے کی بھی تلقین فرمادی چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

”وَلَاتَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ“(النور:۲)

ترجمہ:اورتم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے۔ (بیان القرآن)

قرآن پاک نے انسانیت کو پاکدامنی کا راستہ بھی دکھادیا اور اپنے دل کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ بھی بیان فرمایا کہ اگرتم ازواج مطہرات سے کوئی چیز طلب کروتو پس پردہ کرو چنانچہ فرمایا:

”واذا سئلتموھن متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب ذلکم أطھر لقلوبکم وقلوبھن“(احزاب:۵۳)

ترجمہ:اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو یہ بات (ہمیشہ کے لیے) تمہارے دلوں اوران کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے.(بیان القرآن)

اگرچہ یہ آیت ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی لیکن علت کے عموم سے پتا چلتا ہے کہ یہی طریقہ ہی انسانیت کے لیے ذریعہ نجات ہے اور نفسانی وسوسوں اور خطروں سے حفاظت کا ذریعہ حجاب ہی ہے اور بے پردگی قلب کی نجاست اور گندگی کا ذریعہ ہے۔(۶)

اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں نکاح کے فوائد بیان کرتے ہوئے

شیطان سے حفاظت اور پاکدامنی کو ہی سرفہرست گنوایا چنانچہ فرمایا:

”التحصن من الشیطان وکسر التوقان ودفع غوائل الشهوة وغض البصر وحفظ الفرج“

ترجمہ: یعنی (نکاح کے فوائد میں سے) شیطان سے بچاؤ شہوت کا توڑ اور اس کے خطرے کا دور ہونا اور نظروں کا پست ہونا اور شرمگاہ کی حفاظت ہے۔

گویا عفت کا نظام برقرار رکھنے کے لیے نکاح مشروع کیا گیا۔

پردہ کی اہمیت:

عورتوں کے پردے کا بیان سات آیات میں آیا ہے اور ستر سے زیادہ احادیث میں قولاً وعملاً پردے کے احکام بتائے گئے ہیں، اتنی کثرت سے پردہ کے بارے میں احادیث کا وارد ہونا اس کی اہمیت پر بین دلیل ہے پھر صحابیات کے نزدیک پردے کی اس قدر اہمیت تھی کہ کسی موقع پر بے پردہ رہنا گوارہ نہ کرتی تھیں۔ جیسے ایک صحابیہ کا واقعہ ہے کہ راستہ سے جارہی تھیں، پردے کے حکم کی خبر سنی تو وہیں ایک کنارے میں بیٹھ گئیں اور چادر منگوائی پھر چادر اوڑھ کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئیں۔ اسی طرح ایک دفعہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہیں جارہے تھے، آپ علیہ السلام کے ساتھ اونٹنی پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اچانک اونٹ کا پاؤں پھنسل گیا اور آپ دونوں زمین پر گر پڑے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام سے آکر پوچھا: "چوٹ تو نہیں لگی"؟ فرمایا: "نہیں! تم پہلے صفیہ کو دیکھو"، یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پہلے تو اپنے چہرے پر کپڑا ڈالا پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور قریب پہنچ کر ان کے اوپر کپڑا ڈال کر ان کو چھپا کر پوچھا اس کے بعد وہ کھڑی ہوئیں اور پھر ان کو سوار کیا۔ (۸)

اس حدیث سے پردہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پردہ اتنا ضروری ہے کہ ایسی حالت میں بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پردہ کا اہتمام فرمایا۔ (۹)

ابوداؤد کی ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ایک کنارے میں چلنے کا حکم فرمایا اور ایک مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے بھی منع فرمایا معلوم ہوا کہ پردہ شریعت میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ (۱۰)

پردہ کا حکم:

پردے سے متعلق قرآن وحدیث میں تفصیل سے احکام بیان فرمائے گئے ہیں چنانچہ پردہ

سے متعلق سب سے پہلی آیت ۵ھ میں نازل ہوئی جس میں غیر محرم عورت کی طرف بری نیت سے دیکھنا تحریماً اور بغیر کسی نیت کے دیکھنا کراھۃً داخل ہے، اللہ تعالی کا رشاد ہے:

"قل للمومنین یغصوامن ابصارھم" (النور ۳۰)

ترجمہ: آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں. (بیان القرآن)

اوراحادیث میں بھی اس موضوع سے متعلق تفصیلی احکام موجود ہیں کہ اگر بلاارادہ اچانک کسی غیرمحرم پرنظر پڑجائے تو اپنی نظر کو پھیرنے کا حکم دیا گیا اور یہ بھی بتایا گیا کہ پہلی نظر جو بلاارادہ اچانک پڑجائے وہ تو غیراختیاری ہونے کے سبب معاف ہے ورنہ بالقصد پہلی نظر بھی معاف نہیں۔

پردہ کے احکام ذکر فرماتے ہوئے مولانا ادریس کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عورت کا تمام بدن ستر ہے اپنے گھر میں بھی اسکو مستور اور پوشیدہ رکھنا فرض اور لازم ہے مگر چہرہ اوردونوں ہاتھ کہ ہروقت ان کو چھپائے رکھنا بہت دشوار ہے اس لیے یہ اعضاء ستر سے خارج ہیں، اپنے گھر میں ان اعضاء کا کھلا رکھنا جائز ہے اور فرمایا کہ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت کو اپنے چہرہ کے حسن وجمال کو نامحرم مردوں کے سامنے کھلا رکھنے کی اجازت ہے کہ وہ عورتوں کے حسن وجمال کا نظارہ کیا کریں۔(۱۱)

وقرن فی بیوتکن کے تحت فرمایا کہ عورت کو اپنی یہ زینت ظاہرہ (چہرہ اوردونوں ہاتھ) صرف محارم کے سامنے کھلا رکھنے کی اجازت ہے، نامحرموں کے سامنے کھولنے کی اجازت نہیں، عورتوں کو اس بات کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں کہ وہ سرِ بازار چہرہ کھول کر اپنا حسن وجمال دکھلاتی پھریں. حسن وجمال کا تمام دارومدار چہرہ پرہے اور اصل فریفتگی چہرے پر ہی ختم ہے اس لیے شریعت مطہرہ نے زنا کا دروازہ بند کرنے کے لیے نامحرم کے سامنے چہرہ کھولنا حرام قرار دیا۔(۱۲)

اسی طرح احکام القران کے حوالہ سے فتاوی رحیمیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ حدیث میں ہے کہ جو عورت عطر اورخوشبو لگا کر نکلتی ہے وہ زانیہ ہے۔

پردہ کے درجات:

۱- شرعی حجاب یعنی عورتیں اپنے گھروں میں ہی رہیں اس کی دلیل یہ ہے:

"وقرن فی بیوتکن" (احزاب:۳۳)

ترجمہ: اورتم اپنے گھروں میں رہو۔

۲- ضرورت کے تحت جب عورت کو گھر سے باہر جانا پڑے تو اس وقت کسی برقع یا لمبی

چادر کو سر سے پیر تک اوڑھ کر نکلے جس کا حکم ”یدنین علیھن من جلابیبھن“(احزاب: ۵۹)

ترجمہ: (کہہ دیجیے کہ) سر سے نیچے کرلیا کریں اپنی چادریں۔ (بیان القرآن)

میں دیا گیا ہے، مطلب یہ کہ سر سے پاؤں تک عورت اس میں لپٹی ہو اور چہرہ اور ناک بھی اس میں مستور ہو، صرف ایک آنکھ راستے دیکھنے کے لیے کھلی ہو۔

۳- پورا جسم تو مستور ہو مگر چہرہ ہتھیلیاں کھلی ہوں، ائمہ اربعہ میں سے امام شافعی، امام مالک، امام احمد رحمہم اللہ نے تو چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی مطلقاً اجازت نہیں دی خواہ فتنہ کا خوف ہو یا نہ ہو البتہ امام اعظم رحمہ للہ نے فرمایا کہ اگر فتنہ کا خوف ہو تو کھولنا منع ہے لیکن اس زمانہ میں خوف فتنہ نہ ہونے کا احتمال شاذونادر ہے اور نادر معدوم کے حکم میں ہوتا ہے اس لیے متأخرین فقہاء احناف نے بھی وہی فتوی دے دیا جو ائمہ ثلاثہ نے دیا تھا کہ جوان عورتوں کے لیے چہرے یا ہتھیلیوں کا کھولنا ناجائز اور پردہ کرنا ضروری ہے۔ (۱۳)

پردہ فطری ضرورت:

فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ جو چیز قیمتی ہوتی ہے اس کو خفیہ اور پوشیدہ جگہ رکھا جاتا ہے کہ جس طرح پیسہ قیمتی چیز ہے تو انسان اس کو چھپا کر رکھتا ہے اسی طرح عورت بھی قیمتی ہونے کے باعث اسی بات کی حقدار ہے کہ اس کو پردے میں رکھا جائے چنانچہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں پردہ کی فطری ضرورت کو اسی نداز میں سمجھایا کہ ریل میں انسان اپنے پیسوں کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ اندر کی بھی اندر والی جیب میں رکھتا ہے اسی طرح عورت کو بھی پردہ میں رکھنا چاہیے، اور غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ عورت پردہ میں رہے۔ (۱۴)

ایمان کے بعد جو سب سے پہلا فرض ہے وہ ستر عورت ہے، تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں فرض رہا ہے بلکہ شرائع کے وجود سے پہلے جب جنت میں شجر ممنوعہ کھا لینے کے سبب حضرت آدم علیہ السلام کا جنتی لباس اتر گیا تو وہاں بھی انہوں نے ستر کھلا رکھنے کو جائز نہیں سمجھا اس لیے آدم وحواء علیہما السلام دونوں نے جنت کے پتے اپنے ستر پر باندھ لیے جس کو قرآن نے یوں تعبیر فرمایا:

”طفقا یخصفان علیھما من و رق الجنۃ“(اعراف: ۲۲)

ترجمہ: اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ رکھنے گئے. (بیان القرآن)

حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں کے واقعہ سے بھی یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ اتنی بات تو صلحاء وشرفاء میں ہمیشہ رہی ہے کہ اجنبی مردوں کے ساتھ عورتوں کا اختلاط نہ ہو کہ جب وہ

دولڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لیے گئیں تو ہجوم کی وجہ سے ایک طرف الگ کھڑی ہوگئیں اور پوچھنے پر وجہ یہ ہی بتائی کہ مردوں کا ہجوم ہے، ہم اپنے جانوروں کو پانی اسی وقت پلائیں گے جب یہ لوگ فارغ ہوکر چلے جائیں گے۔

بے پردہ رہنے کے نقصانات:

شریعت مطہرہ نے خواتین کو باپردہ رہنے کا حکم دیا اور باپردہ زندگی گزارنے سے ہی معاشرہ میں امن وسکون باقی رہتا ہے اور اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور بے پردگی سے جتنے مفاسد اور برائیاں معاشرہ میں جنم لیتی ہیں ان کو شمار میں لانا مشکل ہے، عورتوں کا بے پردہ رہنا ہی مردوں کی بدنظری کا باعث بنتا ہے جس سے گناہوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بدنظری کو مہلک بیماری اور فتنہ بتایا:

”ایاکم والنظرة فانها تزرع فی القلب شهوة و کفی بهافتنة“

ترجمہ: یعنی (اجنبی عورتوں کو) تاک جھانک کرنے سے اپنے کو بچاؤ اس سے دلوں میں شہوت کا بیج پید ہوتا ہے اور فتنہ پیدا ہونے کے لیے یہ ہی کافی ہے۔

اسی طرح حضرت داود علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہوئے عورتوں سے دور رہنے کی تلقین فرمائی:

”قال لابنه یابنی امش خلف الأسد والاسود ولاتمش خلف المرأة“(۱۵)

ترجمہ: فرمایا: اے بیٹا! شیر اور سانپ کے پیچھے جانا مگر (اجنبی) عورت کے پیچھے نہ جانا۔

یحییٰ علیہ السلام نے بھی بدنظری اور حرص ولالچ کو زنا کا باعث بتایا:

”قیل لحییٰ: مابدء الزنا؟ قال: النظر والتمنی“. (۱۶)

ترجمہ: حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ زنا کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: نامحرم کو دیکھنے اور حرص کرنے سے۔

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا غیر محرم کو دیکھنا ہے اور زنا میں چھ خرابیاں ہیں، تین کا تعلق دنیا سے ہے اور تین کا تعلق آخرت سے ہے۔

دنیا میں تو یہ ہیں:

۱- رزق میں کمی وبے برکتی۔ ۲- نیکی کی توفیق سے محرومی۔

۳- لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت۔

اور آخرت کی تین یہ ہیں:

۱- اللہ کا غضب۔ ۲- عذاب کی سختی۔ ۳-دوزخ میں داخلہ۔(۱۷)

اس دور میں نکاح کرنا مشکل اور گناہ میں پڑنا آسان ہوگیا ہے جب کہ صحابہ وسلف کے دور میں عفیف رہنا آسان تھا کیونکہ ان کا نکاح کرنا آسان تھا، اس وقت ہمیں بے پردگی نے اس قدر جکڑ لیا ہے کہ ہر وقت بازاروں میں بدنظری کا گناہ جاری ہے اس لیے ضرورت ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور عفت کے تحفظ کے لیے قرآن وسنت کی ہدایات کو مشعل راہ بنایا جائے اور ہمہ وقت اللہ پاک سے پاکدامنی کی دعا کی جائے۔

”اللّٰہم انی اسئلك الهدی والتقی والعفاف والغنیٰ“(۱۸) آمین

❁ ❁ ❁

حوالہ جات

(۱) بخاری، کتاب المغازی، (۹۰/۵) باب قتل کعب الاشرف۔

(۲) اسلام کا نظام عفت وعصمت، ص۱۰۲

(۳) قاموس الفقہ، فی النساء

(۴) موٴطا امام مالک، کتاب الجہاد، باب ماجاء فی الغلول ص۶۵۴

(۵) سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات (۱۳۳۲/۲)

(۶) معارف القرآن، مولانا ادریس کاندھلوی صاحب رحمة اللہ علیہ (۵۳۷/۵)

(۷) احیاء العلوم (۳۶/۲) للإمام غزالی رحمہ اللہ

(۸) بخاری جلد: ۲، ص۲۱۹

(۹) پردہ اور حقوق زوجین، ص۵۳، مولانا کمال الدین

(۱۰) ابوداوٴد، جلد: ۲، ص۳۷۵

(۱۱) معارف القرآن مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ، ص۱۱۷،

(۱۲) معارف القرآن مولانا ادریس کاندھلوی رحمة اللہ علیہ، ص۴۸۹

(۱۳) معارف القرآن، مفتی شفیع صاحب رحمة اللہ علیہ، جلد: ۷، ص۲۱۳

(۱۴) ملفوظات حکیم الامت، جلد: ۱، ص۱۱۵

(۱۵) احیاء العلوم، جلد: ۳ ص۹۸

(۱۶) فتاویٰ رحیمیہ، جلد: ۹، ص۳۶

(۱۷) تنبیہ الغافلین، ص۳۷۶، حقانیہ

(۱۸) صحیح مسلم باب فی الادعیة، ج: ۴، ص۲۰۸۷

❁ ❁ ❁